بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ نَحْمَدُہٗ وَنُصَلِّی عَلٰی رَسُوْلِہِ الْکَرِیْمِ وَعَلٰی عَبْدِہِ الْمَسِیْحِ الْمَوْعُوْد
*Office Of The Sadr Majlis Ansarullah Bharat*
**دفتر صدر مجلس انصار اللہ بھارت**
Mohalla Ahmadiyya Qadian-143516 Dt.Gurdaspur (PUNJAB)
Ph: +91-01872-220186, Fax : +91-01872-224186, Mob. +91-9815494687, E-Mail : ansarullahbharat@gmail.com

اس زمانے میں مسیح موعود کے ذریعہ شیطان کے ساتھ آخری جنگ ہے لیکن اگر ہم اپنے عمل سے شیطان کو موقع دے رہے ہیں کہ ہمارے بچوں اور نوجوانوں کو عہدے داروں کے رویوں کی وجہ سے شیطان ہمدردی جتا کر اپنے قابو میں کر لے تو پھر ایسے عہدیدار چاہے وہ مرد ہیں یا عورتیں مسیح موعود کے مددگار نہیں ہیں بلکہ شیطان کے مددگار ہیں۔ پس ہر عہدے دار کو خاص طور پر یہ کوشش کرنی ہے کہ اس نے اپنے آپ کو بھی شیطان کے حملوں سے بچانا ہے اور جماعت کے افراد کو بھی بچانا ہے

خلاصہ خطبہ جمعہ سیدنا حضرت اقدس امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز بیان فرمودہ 20۔ مئی 2016ء بمقام مسجد ناصر، گوٹن برگ (سویڈن)

تشہد، تعوذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے سورۃ النور کی 22 ویں آیت کی تلاوت فرمائی جس کا ترجمہ یہ ہے کہ ’’اے وہ لوگو جو ایمان لائے ہو شیطان کے قدموں پر مت چلو اور جو کوئی شیطان کے قدموں پر چلتا ہے تو وہ یقیناً بے حیائی اور ناپسندیدہ باتوں کا حکم دیتا ہے اگر اللہ کا فضل اور اس کی رحمت تم پر نہ ہو تو تم میں سے کوئی ایک بھی کبھی پاک نہ ہو سکتا لیکن اللہ جسے چاہتا ہے پاک کر دیتا ہے اور اللہ بہت سننے والا اور دائمی علم رکھنے والا ہے۔‘‘

اللہ تعالیٰ نے اس آیت کے علاوہ بھی بنی آدم اور مؤمنوں کو شیطان سے بچنے اور اس کے قدم پر نہ چلنے کی ہدایت پر تنبیہ فرمائی ہے۔ یہ حکم اس لئے ہے کہ شیطان خدا تعالیٰ کا نافرمان ہے اللہ تعالیٰ کے حکموں کے مخالف چلتا ہے ان سے بغاوت کرتا ہے اور ظاہر ہے جو خدا تعالیٰ کا نافرمان اور اس کے حکموں کے خلاف چلنے والا ہو وہ اپنے پیچھے چلنے والوں کو بھی وہی کچھ سکھائے گا جو خود کرتا ہے اور پھر اس کا نتیجہ یہ نکلے گا کہ شیطان خود تو جہنم کا ایندھن ہے ہی، اپنے پیچھے چلنے والوں کو بھی جہنم کا ایندھن بنا دیتا ہے۔ یہ سب کچھ کھول کر بیان کر کے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ کیا انسانوں کو اس کے بعد بھی سمجھ نہیں آتی کہ شیطان تمہارا کھلا کھلا دشمن ہے۔ پس اس دشمن سے بچو۔ ایک تو وہ لوگ ہیں جن کو نہ دین کی کچھ پرواہ ہے نہ ان کو یہ پتا ہے کہ جہنم کیا ہے اور جنت کیا ہے؟ نہ ان کو خدا تعالیٰ کی ذات پر یقین ہے وہ نہ تو دین کی باتوں کو سمجھتے ہیں نہ سمجھنا چاہتے ہیں۔ ایسے لوگ تو شیطان کے پیچھے چلنے والے ہیں ہی لیکن ایسے بھی ہوتے ہیں جو ایمان کا دعویٰ کر کے اپنے آپ کو مؤمن کہہ کر پھر شیطان کے پیچھے چلنے والے ہیں یا لاشعوری طور پر بعض عمل کر کے یا اللہ تعالیٰ کی آغوش میں آنے کی پوری کوشش نہ کر کے شیطان کے قدموں پر چلنے والے بن جاتے ہیں یا بن سکتے ہیں اس لئے اللہ تعالیٰ اس آیت میں مؤمنوں کو ہوشیار کر رہا ہے انہیں فرما رہا ہے کہ شیطان کے قدموں پر نہ چلو۔ مؤمنوں کو یہ تنبیہ ہے کہ یہ نہ سمجھو کہ ہم ایمان لے آئے ہیں ہم نے اسلام قبول کر لیا اس لئے اب ہم بے فکر ہو گئے ہیں۔ نہیں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ اب بھی شیطان کا خطرہ اسی طرح ہے۔ ایک مؤمن بھی شیطان کے پنجے میں گرفتار ہو سکتا ہے جس طرح ایک غیر مؤمن ہو سکتا ہے۔ اس لئے ہر مؤمن کا فرض ہے کہ شیطان کے حملوں سے بچنے کے لئے اللہ تعالیٰ کو ہمیشہ یاد رکھیں۔ یہ سب کچھ آجکل ہم دنیا میں ہوتا دیکھ رہے ہیں کہ ایمان کا دعویٰ کرنے والے بھی شیطان کے پیچھے چل رہے ہیں جبکہ اللہ تعالیٰ نے وارننگ دی تھی تنبیہ کی تھی مثلاً قرآن شریف میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ۔ جو شخص کسی مؤمن کو دانستہ قتل کر دے تو اس کی سزا جہنم ہو گی۔ اب آجکل جو کچھ مسلمان دنیا میں ہو رہا ہے یہ کیا ہے۔ آپس میں ایک دوسرے کو قتل کر کے شیطان کے پیچھے ہی چل رہے ہیں پھر مجموعی طور پر بھی بلا جواز کسی کا قتل جو شدت پسند مختلف حملوں میں کرتے ہیں یہ سب شیطانی فعل ہیں اور جہنم کی طرف لے جانے والے ہیں جبکہ شیطان کے بہکاوے میں آ کر جنت میں جانے کے نام پر یہ سب کچھ کیا جاتا ہے شیطان تو یہ کہتا ہے یہ کام کرو تم جنت میں جاؤ گے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے یہ کام کرو گے تو جنت میں نہیں جاؤ گے جہنم میں جاؤ گے کیونکہ تم شیطان کے پیچھے چل رہے ہو۔

حضور انور نے فرمایا: ضروری نہیں کہ صرف شدت پسند اور قاتل ہی شیطان کے قدموں پر چلنے والے ہیں بلکہ انسان جب اللہ تعالیٰ کے

بظاہر کسی چھوٹے سے چھوٹے حکم سے بھی دور جاتا ہے تو شیطان کی طرف بڑھ رہا ہوتا ہے پس بہت زیادہ محتاط ہونے کی ضرورت ہے۔ شیطان جب انسانوں کو ورغلاتا ہے برائیوں کی ترغیب دیتا ہے اللہ تعالیٰ کے حکموں کی نافرمانی کی طرف لے جاتا ہے تو کھل کر یہ نہیں کہتا کہ اللہ تعالیٰ سے دور جاؤ یہ یہ برائیاں کرو بلکہ نیکی کی آڑ میں برائیوں کی طرف لے جاتا ہے۔ یہ آیت جو میں نے تلاوت کی ہے یہ اس بات پر بھی روشنی ڈال رہی ہے کہ برائیاں کس طرح پھیلتی ہیں اور کس طرح برائی ایک سے دوسری جگہ پھیلتے پھیلتے ایک وسیع علاقے کو اپنی لپیٹ میں لے لیتی ہے شیطان کے قدموں پر جب چلتا ہے انسان۔ ایک قدم کے بعد دوسرے قدم پر جب انسان اپنے قدم جماتا ہے تو اس کا مطلب ہے کہ برائیوں کو پھیلا رہا ہے۔

حضور انور نے فرمایا: اس معاشرے میں پردے کے خلاف بہت کچھ کہا جاتا ہے ان کی نظر میں یہ کوئی برائی نہیں اس لئے یہ کہتے ہیں اس بارے میں حکم کی ضرورت نہیں تھی شریعت کی۔ بعض لڑکیاں احساس کمتری کا شکار ہو کر کہ لوگ کیا کہیں گے۔ پردے کرنے میں ڈھیلی ہو جاتی ہیں۔ لیکن اس وقت پردے اتارنے والی لڑکی اور عورت کو یہ خیال نہیں رہتا کہ یہ تو ایسا حکم ہے جس کا قرآن کریم میں ذکر ہے۔ **ماں باپ کو بھی بچپن سے لڑکیوں میں یہ باتیں پیدا کرنی چاہئیں کہ شرم تمہیں اسلامی تعلیم پر عمل نہ کرکے آنی چاہئے نہ کہ اللہ تعالیٰ کے حکم کو مان کر۔** اس طرح لڑکوں میں بھی آزاد معاشرے کی وجہ سے بعض برائیاں ہیں جو خاموشی سے داخل ہوتی ہیں اور پھر جب ایک برائی میں ایسے لڑکے ملوث ہو جاتے ہیں تو دوسری برائیاں بھی ان میں آنی شروع ہو جاتی ہیں اس میں بھی ملوث ہو جاتے ہیں۔ پس شیطان سے بچنے کے لئے تو گھروں میں ہی ایسے مورچے بنانے کی ضرورت ہے کہ اس کے ہر حملے سے نہ صرف بچا جائے بلکہ اس کے حملے کا اسے جواب بھی دیا جائے۔ شیطان کے پیار کو پیار سمجھ کر اسے زندگی میں داخل نہ کریں بلکہ ہر وقت استغفار کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ کی پناہ میں آنے کی ہر احمدی کو کوشش کرنی چاہئے۔ سب سے بڑی پناہ شیطان سے بچنے کی اللہ تعالیٰ ہی ہے۔ اور استغفار ہی وہ ذریعہ ہے جس سے اللہ تعالیٰ کی پناہ میں انسان آسکتا ہے۔ کوئی انسان بھی جانتے بوجھتے ہوئے کسی برائی کی طرف نہیں جاتا۔ شیطان نیکیوں کا لالچ دے کر ہی انسان کو نکالتا ہے یا نیکیوں کا لالچ دے کر ہی ایک مؤمن کو اللہ تعالیٰ کی پناہ سے نکالا جاسکتا ہے۔ پس اس معاشرے میں احمدیوں کو خاص طور پر محتاط رہنے کی ضرورت ہے جہاں آزادی کے نام پر لڑکی لڑکے کا آزادانہ ملنا اور علیحدگی میں ملنا کوئی عار نہیں سمجھا جاتا۔ پھر صرف نادان لڑکے لڑکیوں کی وجہ سے برائیاں نہیں پیدا ہو رہی ہوتیں بلکہ یہ بھی دیکھنے میں آیا ہے کہ شادی شدہ لوگوں میں بھی آزادی اور دوستی کے نام پر گھروں میں آنا جانا بلا روک ٹوک آنا جانا مسائل پیدا کرتا ہے اور گھر اجڑتے ہیں۔

حضور انور نے فرمایا: برائیوں میں سے آجکل ٹی وی ہے انٹرنیٹ ہے یہی بعض برائیاں ہیں اکثر گھروں کے جائزے لے لیں بڑے سے لے کر چھوٹے تک صبح فجر کی نماز اس لئے وقت پر نہیں پڑھتے کہ رات دیر تک یا تو ٹی وی دیکھتے رہے یا انٹرنیٹ پر بیٹھے رہے اپنے پروگرام دیکھتے رہے نتیجۃً صبح آنکھ نہیں کھلی بلکہ ایسے لوگوں کی توجہ بھی نہیں ہوتی کہ صبح نماز کے لئے اٹھنا ہے اور یہ دونوں چیزیں اور اس قسم کی فضولیات ایسی ہیں کہ صرف ایک آدھ دفعہ آپ کی نمازیں ضائع نہیں کرتی بلکہ جن کو عادت پڑ جائے ان کا روزانہ کا یہ معمول ہے کہ رات دیر تک یہ پروگرام دیکھتے رہیں گے یا انٹرنیٹ پر بیٹھے رہیں گے اور صبح نماز کے لئے اٹھنا ان کے لئے مشکل ہوگا بلکہ اٹھیں گے ہی نہیں بلکہ بعض ایسے بھی ہیں جو اہمیت ہی کوئی نہیں دیتے نماز کو۔ نماز جو ایک بنیادی چیز ہے جس کی ادائیگی ہر حالت میں ضروری ہے حتی کہ جنگ اور تکلیف اور بیماری کی حالت میں بھی۔ چاہے بیٹھ کے نماز پڑھے انسان لیٹ کر پڑھے یا جنگ کی صورت میں یا سفر کی صورت میں قصر کرکے پڑھے لیکن بہر حال پڑھنی ہے اور عام حالات میں تو مردوں کو باجماعت اور عورتوں کو بھی وقت پر پڑھنے کا حکم ہے لیکن شیطان صرف ایک دنیاوی پروگرام کے لالچ میں نماز سے دور لے جاتا ہے۔ کئی گھروں میں اس لئے بے چینی ہے کہ بیوی کے حق بھی ادا نہیں ہو رہے اور بچوں کے حق بھی ادا نہیں ہو رہے اس لئے کہ مرد ٹی وی اور انٹرنیٹ پر بیہودہ پروگرام دیکھنے میں مصروف رہتے ہیں۔ پس ایک احمدی گھرانے کو ان تمام بیماریوں سے بچنے کی کوشش کرنی چاہئے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ

وسلم کومؤمنین کوشیطان کے حملوں سے بچانے کی کس قدر فکر ہوتی تھی آپ نے ہمیں یہ دعا سکھلائی کہ اے اللہ! ہمارے دلوں میں محبت پیدا کر دے ہماری اصلاح کر دے اور ہمیں سلامتی کی راہوں پر چلا اور ہمیں اندھیروں سے نجات دے کر نور کی طرف لے جا اور ہمیں ظاہر اور باطن فواحش سے بچا اور ہمارے لئے ہمارے کانوں میں ہماری آنکھوں میں ہماری بیویوں میں اور ہماری اولادوں میں برکت رکھ دے اور ہم پر رجوع برحمت ہو یقیناً تو ہی ہے تو ہی توبہ قبول کرنے والا اور بار بار رحم کرنے والا ہے اور ہمیں اپنی نعمتوں کا شکر کرنے والا اور ان کا ذکر خیر کرنے والا اور ان کو قبول کرنے والا بنا اور اے اللہ ہم پر نعمتیں مکمل فرما۔ پس یہ دعا ہے جو دنیاوی غلط تفریح سے بھی روکنے کے لئے ہے دوسری ہر قسم کی فضولیات سے روکنے کے لئے ہے شیطان کے حملوں سے روکنے کے لئے ہے۔

حضور انور نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے ہمیں ایم۔ ٹی۔ اے عطا فرمایا ہے اللہ تعالیٰ نے ہمیں جماعت کے روحانی علمی پروگراموں کے لئے ویب سائٹ بھی عطا فرمائی۔ اگر ہم اپنی زیادہ توجہ اس طرف کریں تو پھر ہی ہماری توجہ اس طرف رہے گی جس سے ہم اللہ تعالیٰ کے قریب ہونے والے ہوں گے اور شیطان سے بچنے والے ہوں گے۔ اس بات کو ہر احمدی گھر کو یہ لازمی اور ضروری بنانا چاہئے کہ تمام گھر کے افراد مل کر ہر ہفتے کم از کم ایم۔ ٹی۔ اے پر خطبہ ضرور سنا کریں اور اس کے علاوہ کم از کم ایک گھنٹہ روزانہ ایم۔ ٹی۔ اے کے دوسرے پروگرام بھی دیکھیں۔ اس سے جو بھی عمل کرے گا یقیناً جہاں دینی فائدہ حاصل ہوگا اس سے شیطان سے بھی دوری ہوگی۔ اللہ تعالیٰ کا قرب حاصل کرنے کی طرف توجہ ہوگی۔ گھروں کے سکون بھی ملیں گے اس سے اور اس میں برکت بھی پیدا ہوگی جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے دعا میں ہمیں سکھایا۔

حضور انور نے فرمایا: ماں باپ کا یہ بھی فرض ہے کہ بچوں کو مسجد سے جوڑیں ذیلی تنظیموں کے پروگرام میں شامل کروائیں۔ یہاں میں ذیلی تنظیموں سے بھی کہوں گا اور جماعتی نظام سے بھی بلکہ ذیلی تنظیمیں خاص طور پر اس لئے کہ اطفال اور نوجوان خدام کو سنبھالنا ضروری ہے۔ ناصرات اور نوجوان لجنہ کو سنبھالنا ضروری ہے۔ یہ بہت بڑی ذمہ داری ہے ذیلی تنظیموں کی کہ انہیں جماعت کے ساتھ مضبوطی سے جوڑیں۔ خدام اپنی ایسے خدام کی ٹیمیں بنائیں جو مختلف مزاج کے لوگوں نوجوانوں کو اپنے ساتھ جوڑنے والے ہوں۔ عہدے دار اپنے رویے ایسے رکھیں کہ پیار سے انہیں دین کے ساتھ جوڑیں مسجد کے ساتھ جوڑیں ہم نے جب حضرت مسیح موعودؑ کو مانا ہے تو اس وجہ سے کہ اس زمانے میں مسیح موعود کے ذریعہ سے شیطان کے ساتھ آخری جنگ ہے لیکن اگر ہم اپنے عمل سے شیطان کو موقع دے رہے ہیں کہ ہمارے بچوں اور نوجوانوں کو عہدے داروں کے رویوں کی وجہ سے شیطان ہمدردی جتا کر اپنے قابو میں کر لے تو پھر ایسے عہدیدار چاہے وہ مرد ہیں یا عورتیں مسیح موعود کے مددگار نہیں ہیں بلکہ شیطان کے مددگار ہیں۔ پس ہر عہدے دار کو خاص طور پر یہ کوشش کرنی ہے کہ اس نے اپنے آپ کو بھی شیطان کے حملوں سے بچانا ہے اور جماعت کے افراد کو بھی بچانا ہے۔

پس اللہ تعالیٰ نے جو فضل کیا ہے اسے سمجھنے کی ضرورت ہے اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل کرنے کی ضرورت ہے۔ اس طرح ہر ذی شعور عقل والے احمدی کو نوجوان لڑکوں اور لڑکیوں کو یہ ذہن میں رکھنا چاہئے کہ ان پر اللہ تعالیٰ نے فضل فرماتے ہوئے یہ احسان کیا ہے کہ انہیں احمدیت قبول کرنے کی توفیق دی یا احمدی گھرانے میں پیدا کیا۔ اسلئے اس نے کسی اپنے سے بڑے یا نام نہاد بزرگ یا عہدیدار کے رویے کی وجہ سے اپنے آپ کو دین سے دور نہیں لے جانا بلکہ شیطان کو شکست دینے میں مسیح موعود کا مددگار بننا ہے اور اس کے لئے اللہ تعالیٰ سے دعا کرنی ہے۔

اسی طرح خاص طور پر وہ جن کے سپرد دینی خدمت کا کام کیا گیا ہے افراد جماعت کی رہنمائی اور تربیت کا کام جن کے سپرد ہے اپنے قول وفعل کو اللہ تعالیٰ کی رضا کے مطابق ڈھالنے کی کوشش کریں اور اللہ تعالیٰ سے خالص ہو کر دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ ان کی وجہ سے کسی کو شیطان کی جھولی میں نہ جانے دے بلکہ کسی طرح بھی کوئی فرد جماعت بھی شیطان کے پیچھے چلنے والا نہ ہو۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام استغفار کی طرف توجہ دلاتے ہوئے ایک جگہ فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے ہمیشہ کے لئے استغفار کا التزام کرایا ہے کہ انسان ہر ایک گناہ کے لئے خواہ وہ ظاہر کا ہو یا باطن کا خواہ اسے علم ہو یا نہ ہو اور ہاتھ اور پاؤں اور زبان اور ناک اور کان اور آنکھ اور سب قسم کے گناہوں سے استغفار کرتا رہے۔ فرمایا کہ آجکل آدم علیہ السلام کی دعا پڑھنی چاہئے۔ وہ دعا کیا ہے۔ رَبَّنَا ظَلَمْنَآ اَنْفُسَنَا وَاِنْ لَّمْ تَغْفِرْ لَنَا وَتَرْحَمْنَا لَنَكُوْنَنَّ مِنَ الْخٰسِرِيْنَ۔ یعنی کہ اے ہمارے رب ہم نے اپنی جانوں پر ظلم کیا اگر تو ہم کو نہ بخشے گا اور ہم پر رحم نہ کرے گا تو ہم نقصان اٹھانے والوں میں سے ہو جائیں گے۔ پھر ایک جگہ ہمیں نصیحت کرتے ہوئے آپؑ نے فرمایا کہ

عزیزو! خدا تعالیٰ کے حکموں کو بے قدری سے نہ دیکھو۔ موجودہ فلسفے کی زہر تم پر اثر نہ کرے ایک بچے کی طرح بن کر اس کے حکموں کے نیچے چلو۔ نماز پڑھو نماز پڑھو کہ وہ تمام طاقتوں کی کنجی ہے اور جب تو نماز کے لئے کھڑا ہو تو ایسا نہ کر کہ گویا کہ رسم ادا کر رہا ہے بلکہ نماز سے پہلے جیسے ظاہر وضو کرتے ہو ایسے ہی باطنی وضو بھی کرو اور اپنے اعضاء کو غیر اللہ کے خیال سے دھو ڈالو۔ تب تم دونوں وضوؤں کے ساتھ کھڑے ہو جاؤ اور نماز میں بہت دعا کرو اور رونا اور گڑگڑانا اپنی عادت کرو تا تم پر رحم کیا جائے سچائی اختیار کرو سچائی اختیار کرو کہ وہ تمہیں دیکھ رہا ہے ہمیشہ ہر معاملے میں سچائی اختیار کرو۔ ہر معاملے میں یہ ہو کہ اللہ تعالیٰ مجھے دیکھ رہا ہے وہ دیکھ رہا ہے کہ تمہارے دل کیسے ہیں کیا انسان اس کو بھی دھوکہ دے سکتا ہے کیا اس کے سامنے بھی مکاریاں پیش جاتی ہیں نہایت بدبخت آدمی اپنے فاسدانہ افعال اس حد تک پہنچاتا ہے کہ گویا خدا نہیں تب وہ بہت جلد ہلاک کیا جاتا ہے اور خدا تعالیٰ کو اس کی کچھ بھی پرواہ نہیں ہوتی۔ فرمایا عزیزو! اس دنیا کی مجرد منطق ایک شیطان ہے اور اس دنیا کا خالی فلسفہ ایک ابلیس ہے صرف منطق اور لاجک اور وجہ یہ جو ہیں چیزیں یہ سب شیطان باتیں ہیں۔ صرف منطق اور فلسفے کے اوپر چلو گے تو پھر ایمانی نور گھٹ جائے گا اور بے باکیاں پیدا کرتا ہے یہ اور قریب قریب دہریت تک پہنچاتا ہے سو تم اس سے اپنے آپ کو بچاؤ اور ایسا دل پیدا کرو جو غریب اور مسکین ہو اور بغیر کسی چوں چرا کے اللہ تعالیٰ کے حکموں کو ماننے والے بنو جیسا کہ بچہ اپنی والدہ کی باتوں کو مانتا ہے۔ قرآن کریم کی تعلیمیں تقویٰ کے اعلیٰ درجہ تک پہنچاتی ہیں ان کی طرف کان دھرو اور ان کے موافق اپنے آپ کو بنالو۔

اللہ تعالیٰ کرے کہ ہم شیطان کے قدموں پر چلنے سے بچنے والے ہوں۔ خدا تعالیٰ کے آگے جھکتے ہوئے اس سے مدد مانگتے ہوئے اس کے حکموں پر چلنے والے ہوں قرآن کریم کی تعلیم پر عمل کرنے والے ہوں اور اس بات پر شکر ادا کرنے والے ہوں کہ اللہ تعالیٰ نے ہمیں اپنے اس فرستادے کو ماننے کی توفیق عطا فرمائی جس نے شیطان کو شکست دینی ہے۔ اللہ تعالیٰ کرے کہ ہم حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام سے کئے ہوئے عہد بیعت کا حق ادا کرتے ہوئے شیطان کے ہر حملے کو ناکام و نامراد کرنے والوں میں شامل ہو جائیں۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اس کی توفیق عطا فرمائے۔

......☆......☆......

Khulasa Khutba Jumma Huzoor Anwar 20 May 2016

**BOOK POST (PRINTED MATTER)**

To ........................................................................

........................................................................

........................................................................

From : Office Ansarullah Bharat, Aiwan-e-Ansar, Mohalla Ahmadiyya Qadian-143516, Dt.Gurdaspur, PUNJAB